ڈاکٹر سلیم خاں فارانی

دستورِ پاک

ابھر آیا افق پہ صبح کا نور
ہو گئی ختم اب شبِ دیجور

ملتِ پاک کو مبارک ہو
مل گیا حسبِ آرزو دستور

آج پچیس سال کے مغموم
نظر آتے ہیں خرّم و مسرور

اہلِ علم و سیاست و صنعت
کشت کار و ستم کش و مزدور

سب کے چہروں پر انبساط ہے آج
سب کے دل ہیں نشاط سے معمور

چھٹ گئے اضطراب کے بادل
کشمکش ، بےکلی ، ہوئی کافور

چمنِ قوم میں بہار آئی
تلخیاں ہو گئیں خزاں کی دور

حزبِ دستور ساز کے ارکان
ہوں گے عنداللہ سب ماجور

یہ بھی قدرت کا اک کرشمہ ہے
مل گئے سب بفضلِ رب غفور

متّفق ہو گئے وہ سب آخر
اختلافات جن کے تھے مشہور

☆ ☆ ☆

ملک کے حق میں نیک فال ہے یہ
یہ ہے آغازِ انقلابِ شعور
اک اہم کام اَور باقی ہے
ہو اس آئین کا عمل میں ظہور
اس کے سانچے میں ڈھال لیں خود کو
اس وطن کے عوام اور جمہور
تاکہ تقدیس اس کو حاصل ہو
ہر طرح محترم ہو یہ دستور
دائمی اتّحاد قائم ہو
اس سے ذاتی مناقشات ہوں دور
اب مباحث میں کچھ کمی آئے
عملی اشتراک کا ہو وفور

☆ ☆ ☆

لاکھ بد نیّتی سے دیکھیں غیر
اپنی عادت سے ہیں وہ سب مجبور
اپنے ملک و وطن کا استحکام
ہے خدائے کریم کو منظور
یاں محمدؐ کے مست بستے ہیں
غیر کیا جانے ان کا ذوق و سرور

رحمتِ حق کا اس پہ سایہ ہے
یاں برابر ہے ، غیب ، ہو کہ حضور

جس کا حافظ خدا ہو ، فارانی
اس کو کیا خطرۂ حدود و ثغور

اس کے بدخواہ دشمن و اعدا
ہوں گے 'فی النار و الجحیم' ضرور

☆ ☆ ☆

آؤ مانگیں دعا بہ استغفار
اپنی ملّت ، ملل کی ہو سالار

☆ ☆ ☆